فلسفۂ آلِ محمدؐ

اور

کراماتِ درود شریف

از :

عُزیر احمد صدّیقی

ناشر

مکتبۂ جاءَ الحق کراچی ۱۸

۴/۱۶ اے ناظم آباد

اشاعتِ اول ۱۹۸۱ء ۔ اشاعتِ دوئم ۱۹۸۳ء ۔ تعداد ایک ہزار

(قیمت ۵/- روپے)

حامد اکیڈمی ۔ مسجد باب الاسلام

دوکان نمبر 22 آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کراماتِ درود شریف

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں :-

چوں بنام مصطفیٰ خوانم درود ✻ از خجالت آب می گردد وجود

یعنی موصوف کو درود پڑھ کر شرمندگی ہوتی تھی ! مگر کیوں ؟

میرا لڑکا پوچھنے لگا کہ جب رسول اللہ کا نام لیا جائے تو درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ درود نہ آتا ہو تو اپنے انگوٹھے چوم لیں (چوم کر دکھائے) لیکن جب اللہ کا نام لیا جائے، جو اُن سے بھی بڑا ہے، تو کیا کیا جائے ؟

میں نے پوچھا انگوٹھے چومنے کا حکم کس نے دیا ہے ؟ بولا : مولوی صاحب نے۔ میں نے کہا پھر یہ بھی اُنہی سے پوچھو۔ کہنے لگا اُن کو بھی پتہ نہیں ہے۔

ایک مشہور قلندر کی سوانح میں پڑھا تھا کہ جذب کے عالم میں ہمیشہ دنیا ومافیہا سے بے نیاز پڑے رہتے، کھانے پینے، حتیٰ کہ نماز کے لئے بھی نہ اُٹھتے۔ لوگ کلمہ پڑھتے اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے، جھنجھوڑتے مگر وہ متوجہ نہ ہوتے۔ اتنے میں کوئی پیچھے سے آکر درود شریف پڑھ دیتا، تو اٹھ کر ناچنے لگتے۔ اُسے سینے سے لگا لیتے، اُس کا منہ چومتے اور فرماتے کہ تو نے میرے محبوب کا نام لیا ہے تو بھی میرا محبوب ہے۔ آپ ایک بہت بڑے مجذوب تھے۔

اُن سے پہلے کسی اللہ والے بزرگ نے فرمایا تھا :-

"باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار"

یعنی خدا کی زیادہ پروا نہ کیا کرو، مگر محمد کا نام سُن کر ہوشیار ہو جایا کرو۔

اور اسی پر موصوف کا عمل تھا۔

چنانچہ ہندی مسلمانوں کے لئے خدا سے زیادہ محمدؐ سے محبت کرنا لازم قرار پایا۔ جسے "عشقِ رسُولؐ" کہتے ہیں اور اسی عشق کے اظہار کے لئے ہم کو درود شریف سکھایا گیا ہے۔ کہتے ہیں ہم جتنا زیادہ درُود بھیجیں گے، اُتنی ہی زیادہ فضیلت حاصل ہوگی۔ روایت ہے کہ جو درُود ہم بھیجتے ہیں وہ طباق میں رکھکر صبح و شام محمد مصطفےٰؐ کے حضور قبر میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور درُود بھیجنے والے کا نام محبانِ اہلِ بیت یا عاشقانِ محمدؐ و آلِ محمدؐ (آلہ) میں لکھا جاتا ہے [1]۔

درُود اور قرآن

درُود کا ذکر قرآن میں نہیں، یہ ایک فارسی لفظ ہے جس کا مصدر "درودن" ہے۔ یعنی جڑ کاٹنا، فصل کاٹنا۔ اور اس کا کوئی متبادل اُردو یا ہندی میں موجود نہیں۔ تبلایا جاتا ہے کہ عربی میں درُود کو صلات یا صلوات کہاجاتا ہے۔ لُغات میں ہے کہ صلات خدا کے لئے ہو تو نماز کہلائے گی اور رسُولؐ کے لئے کی جائے تو درود کہلائے گی۔ یعنی دونوں برابر ہیں مگر قرآن میں یہ لفظ زیادہ وسیع معنوں میں آتا ہے: مثلاً

(۱) = وَمَا كَانَ صَلَوٰتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاۤءً وَّتَصْدِيَةً (۸:۳۵)

(ترجمہ) اُن کی (کافروں کی صلات) نماز کیا ہے؛ بس خانہ کعبہ کے گرد سیٹیاں اور تالیاں بجانا۔ (گویا کافروں کی پوجا پاٹ بھی صلات ہے)۔

---

[1] یہ نوازش ہمارے ایرانی پیرانِ طریقت کی ہے جو خدا کی بندگی کرنے کی بجائے اُس سے عشق فرماتے، خانقاہوں میں بیٹھ کر ہُو حق کے نعرے لگاتے، قوالیاں کراتے۔ لنگر بانٹتے۔ اور پھر ہندو جوگیوں کی طرح "علی بوٹی" کا دم لگاتے۔ یہی سب ہلّہ گلّہ دیکھنے مخلوق چلی آتی اور عقیدہ

(۲)= وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ (۲۴: ۴۱)

(ترجمہ) اور پرندے جو قطاروں میں اڑتے ہیں اپنی صلاۃ (دعا) اور تسبیح جانتے ہیں۔

ایک جگہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صلاۃ بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۳)= وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ (۹: ۱۰۳)

(ترجمہ) اور ان لوگوں کو دعائیں دو۔ تمہاری دعا سے ان کو سکونِ خاطر حاصل ہوگا۔

یہاں صَلِّ کے معنی درود نہیں حالانکہ یہ صَلِّ بھی وہی ہے جو ہم درود میں پڑھتے ہیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ گویا اللہ حکم دے "صَلِّ" کو اس کے معنی دعا کے ہیں اور جب ہم اللہ سے عرض کریں تو صَلِّ کے معنی درود ہو جاتے ہیں۔

ایک جگہ نماز پڑھنے یا دعا کرنے سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلعم کو حکم دیا ہے:

(۴)= وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ

(۹: ۸۴) (ترجمہ) اور ان (منافقوں) میں سے کوئی مرے تو اس کی بخشش کی دعا نہ کرو، نہ اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ یہاں تُصَلِّ سے مراد نماز جنازہ بتائے جاتے

(بقیہ از حصہ ۳) اور یہی ہندی مسلمانوں کو رسولؐ سے عشق کرنا سکھا گئے۔ اور انہی نے بتایا ہے کہ خدا بھی محمدؐ سے عشق فرماتا ہے۔ اور انہی کی خاطر یہ کائنات پیدا کی وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ طفلِ مکتب بھی جانتا ہے کہ عشق فسادِ گندم کا نام ہے۔ یہ جنس مخالف سے ہوتا ہے جیسے لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد یا ہیر رانجھے کا عشق مشہور ہے۔ خالق و مخلوق میں نہیں ہو سکتا۔ مگر ان بزرگوں نے تو خدا کو بھی محمدؐ کا عاشق بنا دیا اور خود آپس میں پیر و مرید اور گرو چیلے عشق فرماتے تھے اور من تو شدم تو من شدی کیا کرتے تھے۔

ہیں۔ حالانکہ وہ دعائے میت ہے۔ نماز نہیں! پھر ہم دیکھتے ہیں کہ سورہ بقرہ میں
اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر صلوات بھیجتا ہے:۔

(۵) = الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (۱۵۶) أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (۲ : ۱۵۷)

(ترجمہ) جن لوگوں پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بندے یا مخلوق ہیں اور اُسی سے توبہ و استغفار کے ساتھ رجوع کرتے ہیں" تو اُن پر اللہ تعالیٰ صلوات بھیجتا ہے (رحمت) فرماتا ہے۔

مودودی صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

"ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت آپڑے تو کہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (راجعون) انھیں خوشخبری دے دو، اُن پر اللہ کی بڑی عنایات (صلواتٌ) ہوں گی۔ اس کی رحمت اُن پر سایہ کرے گی"۔ (ترجمہ قرآن ۵۷۷)

یعنی ہمارے علماء کو پسند نہیں کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ کے سوا کسی پر درود بھیجے۔ اس لئے صلوات کا ترجمہ درود کے بجائے بڑی عنایات لکھدیا ہے۔ اب دیکھیں کہ درود کا حکم کن الفاظ میں نازل ہوا ہے؟

کہتے ہیں کہ سورۂ احزاب کی آیت ۵۶ میں یُصَلُّونَ اور صَلُّوا کے معنی درود شریف ہیں۔ آیہ کریمہ ہے:۔

(۶) = إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (۵۶) (۳۳ : ۵۶)

(ترجمہ مودودی صاحب): خدا اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اے مومنو! تم بھی پیغمبر پر درود و سلام بھیجو۔

لیکن اسی سورۃ میں چند آیات پہلے آیا ہے:-
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ط (۳۳:۴۳) - مودودی صاحب اس کا ترجمہ کرتے ہیں:
"اللہ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے بھی"... وغیرہ
یہ سُنکر آپ کو حیرت ہوگی کہ یُصَلُّوْنَ (جمع) کے معنی ہیں: "درود
بھیجتے ہیں" اور یُصَلِّیْ (واحد) کے معنی "رحمت فرماتا ہے"۔ یقیناً معاملہ
مشکوک ہے! ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ قرآن میں لفظ صلاۃ اور اُس کے
مشتقات: صَلِّ، صَلُّوْا، صَلّٰی، یُصَلِّیْ، تُصَلِّیْ وغیرہ سو بار وارد
ہیں۔ ہر جگہ اُن کا ترجمہ نماز۔ دُعا۔ عبادت وغیرہ کیا گیا ہے۔ دو جگہ کسی
خاص مصلحت سے جیسا کہ اوپر اشارہ ہوا، عنایات و رحمت لکھا گیا ہے۔
اور سارے قرآن میں فقط ایک جگہ سورۂ احزاب کی آیت ۵۶ میں صَلُّوْا
اور یُصَلُّوْنَ کا ترجمہ درُود کیا گیا ہے۔ اس میں کیا بھید ہے؟ یہ کوئی ضرورت
ہے یا شرارت! بیسویں صدی کے ختم پر جب کائنات کے تمام رازوں
سے پردہ اُٹھ رہا ہے، اس دجل کا بھی پردہ چاک ہو جانا چاہیئے۔ آیئے قرآن
کے متن کے لحاظ سے اس آیت کریمہ کو اپنے سیاق و سباق کے ساتھ پڑھیں
اور یُصَلُّوْنَ و صَلُّوْا کے صحیح معنی متعین کریں۔ سہولت کے لئے ہم پہلے
سورۂ احزاب کی آیات ۵۳ تا ۵۷ کا ترجمہ پیش کرتے ہیں۔ قرآنِ حکیم
کھول کر سامنے رکھ لیجئے۔ جن جملوں کو ہم نے حذف کر دیا ہے اُن پر بھی غور کرتے
رہیئے۔ ہم کو صرف آیت ۵۶ کا صحیح ترجمہ معلوم کرنا ہے۔ ترجمہ - ۵۳: اے ایمان
لانے والو! نبی کے گھر میں بلا اجازت نہ چلے جایا کرو۔ یہ بات نبی کو دکھ دیتی
ہے۔ مگر وہ تکلف کرتے ہیں۔ اور اللہ سچ بات کہنے میں تکلف نہیں کرتا...

نبی کی بیویوں سے تمہیں کچھ مانگنا ہو تو باہر سے مانگ لیا کرو۔ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ اپنے نبی کو دکھ پہنچاؤ۔۔۔۔

۵۴۔ تم کیا چھپاتے ہو اور کیا ظاہر کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔

۵۵۔ عورتوں کو باپ۔ بیٹے۔ بھتیجے۔ بھانجے اور اپنی ہم جنس عورتوں اور لونڈیوں کے علاوہ سب سے پردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔ یعنی گھر میں وہ لاپرواہی سے بیٹھی ہوتی ہیں۔

۵۶ بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے (یُصَلُّوْنَ) تعریف کرتے یا داد دیتے ہیں (نبیؐ کے تحمل پر) پس اے ایمان لانے والو! تم بھی (صَلُّوْا) اپنے نبیؐ کے لئے برکت، رحمت اور سلامتی طلب کرتے رہو۔ اور اطاعت کرو جیسی کرنا چاہیئے۔

۵۷۔ جو لوگ اللہ اور اُس کے رسُول کو دکھ دیں گے اُن پر اللہ تعالے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجے گا اور سخت عذاب دے گا۔

عبارت بالا سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں درود کا کوئی موقعہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو رسُول اللہؐ اور اُن کے اہلِ بیت کا احترام کرنے کا حکم دے رہا ہے یعنی اسلامی معاشرے کو چادر اور چار دیواری کا احترام سکھا رہا ہے جو عہد جاہلیہ کے معاشرے میں مفقود تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے مسلمانو! بے شک تمہارے رسُول کوئی بادشاہ یا سلطان نہیں ہیں کہ پہرہ چوکی لگائیں اور وہ تم سے کہتے حجاب کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں بے دھڑک نہ گھس جایا کرو۔ تمہیں خود اُن کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

یہاں سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کا ترجمہ "سلام بھیجو" غلط اور مفسدانہ ہے۔ اس کا مطلب ہے اُن کی حرمت تسلیم کرو۔ جس طرح اللہ اور اس کے فرشتے چاہتے

ہیں۔ یعنی حکم مانو اور یہ حکم اسی طرح تسلیم کرو جیسے کہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ اسے فرض جانو۔ سورۂ نساء میں یہی حکم: یُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا کے الفاظ میں آیا ہے۔ وہاں ترجمہ کیا جاتا ہے: "اُن کا ہر حکم تسلیم کرو"۔ مگر یہاں اصرار کیا جاتا ہے کہ یہ سلام بھیجنے کا حکم ہے"۔

قرآن حکیم کا ترجمہ

قرآنِ حکیم کا پہلا ترجمہ ایران کے شیخ سعدی نے کیا تھا۔ ہندوستان میں شاہ ولی اللہؒ نے اُسے سامنے رکھکر اپنی فارسی میں شائع کروایا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آیت مذکورہ کا ترجمہ سعدی کی طرح نقل کر دیا: "درود فرستید براو وسلام گوئید"

پھر اُن کے صاحبزادوں نے وہی اردو میں منتقل کر دیا۔ لیکن شاہ عبدالقادرؒ نے درود کی جگہ "رحمت" لکھا۔ اُن کا ترجمہ ہے:۔

"رحمت بھیجو اُس پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ درود کے شر کو سمجھ گئے تھے اور اُسے ترجمہ سے خارج کرنا چاہتے تھے۔ مگر لب کشائی کا موقعہ نہ تھا۔ شاہ ولی اللہ کا حشر دیکھ چکے تھے کہ قرآن کا ترجمہ شائع کر ڈالنے کی پاداش میں شیعہ حکام نے اُن کے دونوں انگوٹھے تڑوا دیئے تھے۔

اُن کے سو سال بعد بھی حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے درود کی جگہ رحمت لکھا مگر کسی وضاحت کی جسارت نہ کر سکے۔ یہی ترجمہ ہمارے لئے چراغِ ہدایت بن گیا۔ لکھتے ہیں:۔

"بیشک اللہ تعالیٰ اور اُن کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر پر اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو (۳۳:۵۶)

درود اور حدیث یہ صحیح ہے کہ درود شریف کا ذکر روایات کی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ حتیٰ کہ یہ موطا امام مالک و امام محمد میں بھی داخل کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس شرارت کا پتہ چلانا دشوار نہیں ہے۔ بخاری شریف میں دو متضاد روایات ہیں۔

۱۲۸۰ - ابوسعید خدری سے روایت ہے: ہم نے رسول اللہؐ سے عرض کیا آپ پر سلام پڑھنا تو ہم جانتے ہیں مگر درود کیسے پڑھیں۔ تو فرمایا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

یہ روایت انہی الفاظ میں موطا میں بھی درج ہے۔ مگر بخاری کی یہ روایت دیکھئے :-

۱۲۸۱ - ابن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صدقہ لاتا تو آپؐ فرماتے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ (ترجمہ) اے اللہ اس پر برکت و رحمت فرما۔ ایک روز میرے والد بھی صدقہ لائے تو آپؐ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِی اَوْفٰی (ترجمہ - اے اللہ ابی اوفیٰ کے بچوں کو برکت دے (رحمت فرما) بخاری ج ۳ ص ۲۹۶ ۔

اس روایت نے پہلی روایت کا بھرم کھو دیا - اس سے معلوم ہو گیا کہ صَلِّ - صَلَّی اور یُصَلُّوْنَ کے الفاظ کوئی جادو منتر یا خاص آسمانی دعا نہیں ہیں۔ نہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ سے مخصوص ہیں۔ یہ دعائیہ کلمات ہم اور آپ بھی آپس میں ایک دوسرے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بلکہ آپ اپنے دوستوں کو دعائیں دیجئے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمْ - اللہ تم پر برکت اور رحمت نازل فرمائے۔

یہ انگریزی GOD BLESS YOU کا اسلامی بدل ہے۔ یا کہیئے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ ابی و اُمّتی و اھلِ بیتی (اے اللہ میرے ماں باپ اور میرے گھر والوں پر رحمت و برکت نازل فرما)

واضح رہے کہ صحاحِ ستّہ یا مؤطا میں درود کا جزوِ نماز ہونا درج نہیں ہے نہ کوئی ایسی روایت ہے جس سے معلوم ہو کہ اگلے تین سو سال میں کبھی کسی صحابی یا تابعی نے نماز میں درود پڑھا تھا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ پہلی روایت الحاقی ہے۔

یہ دعا دراصل "دیلمی بنی بویہ" کی ایجاد ہے، اور اُنہی کے حکم سے ہماری تمام ابتدائی کتابوں میں داخل کی گئی ہے۔ کتابیں اس زمانہ میں ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں۔ معز الدولہ اور عضد الدولہ نے جہاں دوسرے مذاہب کی کتابوں کے ترجمے کروائے، وہیں ابتدائی دور کی اسلامی کتابوں کو نقل کروانے کا بھی انتظام کیا اور موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے مقصد کی چیزیں اُن میں داخل کروا دیں۔

یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ "دیلمیوں" کا تھوڑا سا تاریخی حال لکھ دیا جائے۔ جن میں عضد الدولہ اور شریف الرضی جیسے قابل افراد گذرے ہیں۔ آخر الذکر نے سیدنا علی مرتضیٰ کے نام سے ایک کتاب شائع کر دی جس میں توریت زبور اور گیتا سے استفادہ کیا گیا۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی عقل اور کرشن جی کی بہادری حضرت علی میں حلول کر گئی تھی (نہج البلاغہ)

دیلمی خدماتِ دین ہم نے کہا ہے کہ درود شریف دیلمیوں نے ایجاد کیا تھا اس لئے پہلے اُن کی مختصر تاریخ پڑھ لیجئے:

بحیرہ اخزر (CASPIAN SEA) کے جنوبی ساحل پر بسنے والے مچھیرے دیلمی کہلاتے تھے۔ اُن کا ایک فرد بُویہ تھا۔ اُس کے تین بیٹے اسلامی فوجوں

میں بھرتی ہو گئے تاکہ عربوں کے فنونِ حرب وضرب سے واقف ہو جائیں۔ یہ لوگ عقیدتاً پنج تن پرست تھے اور خلافتِ عباسیہ کے سخت دشمن تھے۔ تربیت کے بعد گھر لوٹے تو باغی ہو گئے۔ بڑے بھائی احمد بن بویہ نے اپنے قبیلے کے نوجوانوں کو جمع کر کے ایک فوج تیار کی اور آس پاس کے علاقوں پر حملے کر کے اُن کو جنگ کی تربیت دینے لگا۔

سنہ ۹۱۳ء میں اُس نے جنوبی ایران پر حملہ کیا اور شیراز پر قبضہ کر لیا۔ مرکز کمزور ہو چکا تھا، عباسیوں نے کوئی کارروائی نہ کی تو اُن کی ہمّت بڑھ گئی اور وہ سارے ایران کے مالک بن بیٹھے۔ سنہ ۹۴۵ء مطابق سنہ ۳۳۲ھ میں انھوں نے بغداد پر حملہ کر دیا۔ خلیفہ مستکفی نے فوراً اطاعت قبول کر لی اور احمد بن بویہ کو معزالدولہ (سلطنت کو عزّت دینے والا) کا خطاب دے کر بغداد کا گورنر مقرر کر دیا۔ اُس کے بھائیوں کو رکن الدولہ اور عماد الدولہ کے خطابات دے کر اپنے وزراء میں شامل کر لیا۔

مگر دیلمی مچھیرے احسان ماننے والے نہ تھے۔ چند دن بعد وہ محلِ شاہی میں گھس گئے۔ خلیفہ کو گھسیٹتے ہوئے دربارِ عام میں لائے۔ وہاں سے سڑک پر لے گئے۔ پھر ڈنڈے مارتے ہوئے سارے شہر میں گھما کر اندھا کر دیا اور قید میں ڈال دیا۔ جہاں وہ سات سال تک ایڑیاں رگڑ کر مر گیا۔

اُنھوں نے کسی مجہول النسب شہزادے کو مطیع اللہ کا خطاب دے کر خلیفہ بنا دیا۔ مگر اس شرط پر کہ وہ محل میں رہے، وظیفہ لے اور امورِ سلطنت میں مداخلت نہ کرے۔ جب کہا جائے تو معزالدولہ کے جاری کردہ فرمانوں پر مہر لگا کر دستخط کر دے۔

دینی حکومت کا قیام | معز الدولہ نے دیکھا کہ خلیفۂ اسلام تین سو سال سے سُنّتِ رسول کے مطابق دنیاوی حکومت کے ساتھ دینی رہبری بھی کرتا ہے، یعنی نمازیں پڑھاتا ہے۔ خطبات دیتا ہے اور دینی قضیئے چُکاتا ہے۔ اِس طرح وہ عوام میں گُھلا ملا رہتا ہے اور عوام اس سے محبت کرتے ہیں۔

اُسے خطرہ لاحق ہو گیا کہ کسی دن خلیفہ نے دیلمی زیادتیوں کی شکایت بھرے جلسے میں کر دی تو بغاوت ہو سکتی ہے۔ پس طے کیا کہ خلیفہ کو دینی خدمات سے سبکدوش کر دیا جائے۔ یعنی خلیفہ کا مذہبی تقدس ختم کر دیا جائے۔

معز الدولہ نے احکام صادر فرمائے کہ آئیندہ خلیفہ یا اُس کے عُمّال و حکام مساجد میں خطبات دینے اور نمازیں پڑھانے کے مجاز نہ ہوں گے اس کام کے لئے علماء دین کا تقرر کیا جائے گا، جو وارثانِ علوم اہلِ بیت اور جانشینانِ نبوّت ہیں۔

اُس نے شیعہ علماء کو حکم دیا کہ ہر مہینے اور موقعہ کے لحاظ سے مختلف خطبات جمعہ و عیدین و نکاح تیار کریں۔ اُن میں فلسفۂ آلِ محمدؐ کی اشاعت کا خاص لحاظ رکھا جائے یعنی رسُول اللہ کے چار مخصوص رشتے دارو کا جو شیعہ دنیا میں قابلِ پرستش ہیں نمایاں طور پر ذکر کیا جائے، ان کی مدح وثنا کو عین عبادت بتلایا جائے۔ ہو سکے تو کسی قرآنی آیت سے اس کی توثیق کی جائے اور بے شمار روایات سے اس کو تقویت دی جائے۔ یہ کام ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا جائے کہ عام آدمی محسوس نہ کر سکے کہ اُسے توحید سے ہٹا کر پنج تن پرستی و شخصیت پرستی سِکھائی جا رہی ہے اور مُشرک بنایا جا رہا ہے

مقصد یہ تھا کہ یہ عقیدہ بار بار دُہرا کر طرح طرح سے پیش کر کے جاہل

عوام اور بچوں کے دماغوں میں مرتسم کر دیا جائے کہ پنج تن پاک کی یاد ہی اصل اسلام ہے۔ تاکہ آئندہ نسلیں پھر کبھی توحید اور اللہ واحد سے رجوع نہ کر سکیں۔

اس کام کے لئے جو دعائیں تیار کی گئیں اُن کا نام درود شریف رکھا گیا۔ یعنی جڑ کاٹنے والی دعائیں، جن سے عقیدۂ توحید کی جڑ کٹ جائے اور لوگ فلسفۂ آل محمد (آلہ) کے گُن گانے لگیں۔ چنانچہ اپنی کتابوں میں دیکھئے سینکڑوں درود درج ہیں۔ درود لکھی، درود تاج۔ درود ابراھیمی، درود جامی، درود سعدی اور درود نظامی وغیرہ۔

اس دعا کی توثیق کے لئے سورۂ احزاب کی آیت ۵۶ کی تاویل کی گئی۔ یعنی اس کو نئے معنی دیئے گئے اور نئی شانِ نزول لکھی گئی۔ چنانچہ آپ اپنے خطبۂ جمعہ میں سُنتے ہیں:-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (۳۳:۵۶)۔

اس آیتِ کریمہ کے فوراً بعد حسب ذیل درود شریف دُہرائے جاتے ہیں:-

(۱)- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ

(۲)- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ

حیرت کی بات ہے کہ مسلمانوں اور اُن کے اسلاف نے گذشتہ ہزار سال میں اِن جملوں کے معنوں پر غور کرنے کی زحمت نہ کی جن کا ترجمہ ہوگا:-

(۱):- او خدا درود بھیج محمد اور اُن کے بچوں پر تمام روزے داروں اور نمازیوں کی تعداد میں۔

(۲)- او خدا درود بھیج محمد اور اُن کے بچوں پر تمام کھڑے اور بیٹھے نمازیوں کی تعداد میں۔

اس شرارت کو سمجھنے کے لئے اس طرح سوچیئے کہ بالفرض آپ کی مسجد میں پانچ سو نمازی جمع ہیں اور سب مذکورہ درود پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پر لازم آتا ہے کہ ہر نمازی کی طرف سے پانچ سو بار درود بھیجے اور ہر روزے دار کی طرف سے بھی پانچ سو بار درود بھیجے، اب حساب لگایئے یہ کتنے درود ہوئے؟

دوسرے (درود) میں کام اور مشکل بنایا جاتا ہے۔ یعنی پہلے گنے کہ کتنے کھڑے ہیں اور ان کی طرف سے درود بھیجے اور پھر بیٹھے نمازی گنے، اور ان کی طرف سے بھی درود بھیجے۔ مگر وہ اگر اٹھتے بیٹھتے رہے تو ظاہر ہے حساب غلط ہو جائے گا اور اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

پھر سوچیئے کہ دنیا کے اسی کروڑ مسلمان دن رات یہ دعا پڑھکر خدا کا کام کتنا مشکل بنا دیتے ہیں، اسے درود بھیجنے ہی سے فرصت نہ ملتی ہوگی۔ پھر وہ کارِ دنیا کب کرے!

مسلمانوں کی بدبختی اور بدنصیبی دیکھیئے کہ اس معمولی دعا کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بالفرض اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا ہے کہ محمدؐ پر درود بھیجیں (صَلّوا عَلَیہ) تو اس حماقت کا کیا جواز ہے کہ یہ الٹے خدا کو حکم دیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد۔ یعنی اے خدا تو بھیج درود محمدؐ پر۔

پھر یہ بھی نہیں جانتے کہ خدا کیا بھیجے گا، درود بھیجنے کا مطلب ہوا کہ خدا بھی پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد۔ تو یہ وہ خود سے کہے گا، یا اس کا بھی کوئی خدا ہے! جس سے کہتا ہے کہ تو بھیج دے۔ معاذ اللہ استغفر اللہ۔ اللہ ان جاہلوں پر رحم فرمائے، ان کو عقل دے۔ افسوس کہ

ہلاکو۔ چنگیز۔ تیمور اور انگریزوں کے حملوں کے بعد بھی ان میں عقل نہیں آئی۔ یہ اپنے مالک کا مذاق اُڑاتے ہیں اور خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ محمدؐ کو خوش کر رہے ہیں، اسی لئے غلام ہیں۔ انگریز کی غلامی سے نکلتے ہیں تو اپنی ہی فوج کی غلامی میں چلے جاتے ہیں جو ان سے ویسے ہی بدیسی آقاؤں کا سلوک کرتی ہے۔

جی ہاں! اللہ تعالیٰ جاہلوں اور مشرکوں کو ہمیشہ ذلیل و خوار رکھتا ہے۔ ان پر مسلسل عذاب و قہر نازل فرماتا رہتا ہے۔ جو جنگوں، وباؤں، گرانی ــــ ٹیکسوں اور آپس کی منافرت کی شکل میں رُونما ہوتا ہے۔

مُلّا اور اسلام

کہتے ہیں خُطبات تیار ہو گئے تو معزالدولہ نے اُن پر خلیفہ وظیفہ خوار کے دستخط لیئے اور مہر لگوائی۔ اُن کی نقلیں ممالک محروسہ کے کونے کونے میں بھیجنے کے احکام صادر فرمائے اور حکم دیا کہ ان منظور کردہ اور مصدّقہ خطبات کے علاوہ کوئی تحریری یا تقریری خطبہ نہ پڑھا جائے۔

یہ حکم اسلامی دنیا میں گذشتہ ہزار سال سے نافذ ہے۔ حالانکہ معزالدولہ کو مرے ہزار سال گذر چکے ہیں۔ اور خلافتِ عباسیہ کا بیڑہ غرق ہوئے بھی سات سَو سال بیت گئے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ یہ خطبات مُلّا کا دینی و دنیوی اثاثہ ہے۔ اسی کی وہ روٹی کھاتا ہے۔ اس کے ہر لفظ کو وہ اللہ اور رسولؐ کا کلام بتلاتا ہے۔

کہتے ہیں ابتدا میں بعض باضمیر علماء نے یہ خطبات پڑھنے سے انکار کیا تو معزالدولہ نے شیعہ نوجوانوں کو حکم دیا کہ وہ خطبات کو روانی سے پڑھنا سیکھ لیں اور نماز کی دعائیں یاد کر لیں، جن میں درود شریف بھی شامل کر لیا جائے اور داڑھیاں بڑھا کر ملک بھر کی مساجد پر قابض ہو جائیں۔ (خمینی نے یہی نظام ایران میں نافذ کیا ہے)۔